مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، ایک شخص فوت ہو گیا اس کے ورثاء میں صرف ایک بیٹا اور ایک خنثیٰ مشکل ہے، ترکہ کی تقسیم کس طرح ہو گی؟ برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائی جائے۔

الجامعۃ الاشرفیہ دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ خنثیٰ (ہیجڑا) وہ فرد ہے، جس میں مذکر و مؤنث دونوں جنس کی علامات پائی جائیں۔ ایسے فرد کے بارے میں شرعی حکم یہ ہے کہ اگر وہ بالغ ہونے سے پہلے لڑکے کی طرح پیشاب کرے یا اگر بالغ ہونے کے بعد اس کی داڑھی نکل آئے یا عورت سے ہمبستری کے قابل ہو جائے یا مردوں کی طرح اسے احتلام ہونے لگے تو وہ مرد شمار ہو گا اور اس کے احکام لڑکوں والے ہونگے اور میراث میں بھی اسے لڑکے کی مانند حصہ دیا جائے گا اور اگر وہ فرد بالغ ہونے سے قبل لڑکی کی طرح پیشاب کرے یا اگر بلوغت کے بعد اس کے پستان نکل آئیں یا حیض آنے لگے تو اس پر عورت کے احکام مرتب ہونگے اور میراث میں بھی اسے لڑکی کی مانند حصہ دیا جائے گا۔ البتہ اگر کوئی علامت بھی ظاہر نہ ہو یا یہ علامات باہم متعارض ہوں اور پہچان مشکل ہو تو پھر وہ خنثیٰ مشکل کہلاتا ہے، یعنی جب تک لڑکے یا لڑکی میں سے کسی ایک جانب رجحان پایا جائے تو اسے اسی جنس کے ساتھ ملحق کر دیا جائے گا، بالفرض رجحان کی کوئی صورت نہ ہو اور دونوں کی علامات یکساں ہوں (اور ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے) تب اسے خنثیٰ مشکل کہا جائے گا۔

چونکہ خنثیٰ مشکل کا عورت یا مرد ہونا یقینی نہیں ہوتا، اس لیے اس سے متعلق وراثت کے احکام ذکر کرتے ہوئے فقہاء کرام نے احتیاط سے کام لیا ہے، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک خنثیٰ مشکل کو میراث کے حصہ میں سے کم تر حصہ دیا جائے گا۔ یعنی مذکر شمار کرنے کی صورت میں کم حصہ ملتا ہے تو مذکر شمار کیا جائے اور اگر مؤنث شمار کیے جانے کی صورت میں کم حصہ ملتا ہے تو مؤنث شمار کریں گے کیونکہ اسی میں احتیاط ہے۔ مثلاً: ایک شخص کا انتقال ہوا اور اس نے ورثاء میں خنثیٰ مشکل اور ایک بیٹا چھوڑا

ہے، تو خنثیٰ کو وراثت میں ایک حصہ اور بیٹے کو دو حصے ملیں گے، اور اگر کسی نے ورثہ میں ایک بیٹی اور ایک خنثیٰ مشکل چھوڑا تو دونوں کو برابر ملے گا۔

بشرط صحت بیان صورت مسئولہ میں حقوق ثلاثہ کی ادائیگی کے بعد مرحوم کے کل حلال ترکہ کے تین برابر حصے کر کے دو برابر حصے بیٹے کو یعنی 66.66 فیصد اور ایک حصہ خنثیٰ مشکل کو یعنی 33.33 فیصد دیا جائے گا۔

كما في الفتاوى الهنديه :

"إذا كان للمولود فرج وذكر فهو خنثى ، فإن كان يبول من الذكر فهو غلام وإن كان يبول من الفرج فهو أنثى ، وإن بال منهما فالحكم للأسبق وإن استويا فمشكل ، وإن كانا في السبق سواء فلا معتبر بالكثرة ، فإذا بلغ الخنثى وخرجت لحيته أو وصل إلى النساء فهو رجل،وكذا إذا احتلم كما يحتلم الرجل أو كان له ثدي مستو ولو ظهر له ثدي كثدي المرأة أو نزل له لبن ثديه أو حاض أو حبل أو أمكن الوصول إليه من الفرج فهو امرأة ، وإن لم تظهر له إحدى هذه العلامات أو تعارضت هذه المعالم فهو خنثى مشكل ،كذا في خزانة المفتين والأصل فيها أن أبا حنيفة رحمه الله تعالى يعطيه أخس النصيبين في الميراث احتياطاً فلو مات أبوه وتركه وابناً فللابن سهمان وله سهم ، ولو تركه وبنتاً فالمال بينهما نصفين فرضاً وردا .

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

العبد الضعیف

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

14 جمادی الاخری 1445ھ / 28 دسمبر 2023ء

الجواب صحیح
محمد حامد
28/12/2023

الجواب صحیح
محمد زکریا

14 / 6 / 1445ھ

الجامعة الاشرفية
دار الافتاء
فیروزپور روڈ لاہور

دار الافتاء
رقم الافتاء: 162/78
التاریخ: 28/12/23
الجامعة الاشرفية